

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

Sources of Advertising Islamophobia in the West and Reasons to Hurt Muslims

Aijaz Ali Sodhar¹

Amjad Ali Halo²

Abstract

The term Islamophobia is used in Europe to intimidate and hate Islam and Muslims. Other religions hated Islam from the beginning. While in today's modern age science has progressed so much and everyone in the world claims to raise the flag of peace but still disgust towards Islam and Muslims is expressed from time to time in the form of various propaganda. Sometimes hate speeches are made against the teachings of Islam and sometimes the Prophet ﷺ of Islam is ridiculed. Sometimes the Quran is insulted and sometimes Muslims are mistreated. Attempts are made to hurt Muslims in various ways. Muslims are despised. All this is done in the name of freedom of expression. All these activities are carried out on print media and electronic media and such programs are also advertised through these means. An attempt is made to create hatred in the hearts of the people against Muslims. Horrible forms of Islamic teachings are presented. Muslims are portrayed as wild beasts. As a result, the hearts of Muslims are hurt and people of other religions begin to hate Islam as a savage religion and Muslims as oppressors and savages. This article deals with the interpretation of Islamophobia in Europe, the means of promoting Islamophobia, its use and its effects. The true teachings of Islam are misunderstood and propagated. Islam and all Muslims are criticized everywhere by highlighting the mistake of a Muslim. However, all this is tantamount to trying to endanger the peace and order of the world by provoking the Muslims under a well-conceived conspiracy against Islam by looking at the reverse of Islamic teachings.

Keywords: Europe, Islamophobia, Common, Hatred, Propaganda, misunderstood, Islamic Teachings, Endanger, Peace.

¹ . PhD Scholar, Department Comparative Religion and Islamic culture university

of Sindh Jamshoro

² . M.Phil Scholar, Department Comparative Religion and Islamic culture

university of Sindh Jamshoro

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے۔ اسلام انسانیت کو ترجیح دیتا ہے۔ اسلام انسانیت کو مقدم رکھتا ہے۔ اسلام کا نظریہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں، سب میں برابر خصوصیات موجود ہیں، سب کی بنیادی ضروریات ایک ہی جیسی ہیں، سب انسان بہترین خلقت پر پیدا کئے گئے ہیں۔ انسان سعادت اور کامرانی حاصل کرنے میں بھی برابر ہیں۔³ اسلام اپنے ماننے والوں کو انسانیت کا درس دیتا ہے، دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ اسلام نے جس طرح حقوق اللہ کی تعلیم دی ہے اس طرح حقوق العباد کی بھی تعلیم دی ہے۔ انسانیت کی خدمت کو مقدم رکھنے والا مذہب اسلام ہی ہے۔ اسلام انسانیت سے محبت کرنے، انسانیت کا احترام کرنے، مساوات اختیار کرنے اور رواداری کا حکم دیتا ہے۔ اسلام الہامی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات اور اس کے احکامات سب منزل من اللہ ہیں۔ اسلام پر امن معاشرہ چاہتا ہے۔ اسلام نے جس طرح مسلمانوں کے حقوق واضح بیان کر دیئے ہیں اسی طرح غیر مسلموں کے حقوق بھی واضح بیان کر دیئے ہیں۔ جس طرح مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے: "عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ"۔⁴

ترجمہ: "لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کون سا اسلام افضل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جس کے ماننے والے مسلمانوں کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان سلامتی میں رہیں۔"۔
یعنی اسلام ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر ذرہ برابر بھی زیادتی برداشت نہیں کرتا۔ اس طرح غیر مسلموں کے ساتھ بھی زیادتی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی بات ہے کہ ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ اس قتل کا مقدمہ جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی دربار میں پیش ہوا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غیر مسلم کے قتل کے قصاص میں اس مسلمان کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا اور فرمایا: "انا احق من اوفى بذمته"۔⁵

3۔ فتاویٰ، محمد علی، ڈاکٹر، اسلامی تہذیب کی تفہیم جدید، ص 42، اشاعت اول، لاہور، اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ 1986۔

4۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، صحیح بخاری، باب: کون سا اسلام افضل ہے، حدیث نمبر 11۔

5۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی، السنن الکبریٰ، ج 8، ص 30، مکہ مکرمہ، مکتبہ دار الباز 1414ھ / 1994۔

اس طرح ایسا قتل کا مقدمہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لایا گیا۔ مسلمان قاتل کے خلاف سارے ثبوت موجود تھے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے اس مسلمان کو غیر مسلم کے قتل کے قصاص میں قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس مسلمان قاتل کے ورثاء نے اس غیر مسلم مقتول کے بھائی کو معاوضہ پر راضی کر لیا۔ جب یہ بات امیر المومنین تک پہنچی تو مقتول کے بھائی کو بلوایا اور پوچھا: لعل فرعونک او هددوک: ترجمہ: شاید ان لوگوں نے تجھے ڈرا دھمکا کر یہ کہنے پر مجبور کیا ہوگا؟ اس پر مقتول کے بھائی نے جواب دیا کہ اصل میں بات یہ ہے کہ قاتل کو قتل کرنے سے میرا بھائی واپس تو نہیں آسکتا۔ اب اگر اس کی دیت مل رہی ہے تو اس دیت سے لواحقین کے لئے کچھ کفایت ہو جائے گی۔ اس وجہ سے میں خود اپنی مرضی سے کسی جبر یا دباؤ کے اس کو معاف کر رہا ہوں۔ یہ سن کر امیر المومنین نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے جو تمہاری مرضی، تم جو بہتر سمجھو، مگر ہماری حکومت کا یہ ہی قائدہ ہے کہ: "من کان له ذمتنا فدمه کدمنا ودينه کديننا"⁶

ترجمہ: "جو غیر مسلم ہماری رعایا میں سے ہے اس کا خون اور ہمارا خون برابر ہے اور اس کی دیت ہماری دیت ہی کی طرح ہے۔"

ایک دوسری روایت میں ہے کہ امیر المومنین نے یوں فرمایا: "اذا قتل المسلم النصرانی قتل به"⁷

اسلام غیر مسلموں کو بھی ان کے حقوق دیتا ہے۔ غیر مسلموں کو ستانے اور ایذا پہنچانے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ ان کی عزت، جان و مال کو بھی ویسا ہی محترم رکھا ہے جیسا مسلمانوں کی عزت، جان و مال کو محترم رکھا ہے۔ اسلام مساوات، اخوت اور انصاف کا دین ہے۔ کسی کا بھی ظلم چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم ہو برابر کی بنیاد پر برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ اسلام انسانوں کو بلا تمیز مذہب محترم و مکرم رکھتا ہے۔ اسلام انسانوں کے ساتھ ساتھ غیر موذی جانور کو بھی بنا عذر تکلیف دینے کی بھی مذمت کرتا ہے۔ ایسے جانوروں کو بنا عذر

6 - ایضاً ص 34۔

7 - شافعی، ابو عبد اللہ، محمد بن ادريس بن عباس بن عثمان قرشي، الام، ج 7، ص 320، بيروت، دار المعرفه 1393 هـ۔

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

تکلیف دینے والوں کی گرفت بھی کرتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے۔ جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ اور نرمی کا حکم دیتا ہے۔⁸

اسلام انسانوں کو ان کے جائز حقوق دیتا ہے تو جانوروں کو بھی ان کے حقوق دینے کی تعلیم دیتا ہے اور ایسے عمل کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ جو مذہب کیڑوں مکوڑوں کو بھی روندنے سے منع کرتا ہو، جو کسی جانور کو تکلیف دینے کی مذمت کرتا ہو، اس کو دہشت گرد دکھا کر وحشی کے روپ میں پیش کرنا دشمنی اور عناد پر مبنی عنصر ہے۔ دنیا کے جتنے بھی مذاہب ہیں وہ انسانیت کو مقدم رکھتے ہیں اور وہ انسان ذات کو ہی اولین ترجیح دیتے ہیں۔

اسلام آفاقی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات اور احکامات خالق کائنات کی طرف سے عطا کردہ ہیں۔ خالق سے نا انصافی، ظلم و زیادتی کا تصور بھی محال ہے۔ اللہ رب العزت نے انسانوں کی رہنمائی کے لئے کم و بیش سو الاکھ انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آخری رسول بنا کر بھیجا۔ سابق امتوں کے کچھ لوگوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو ٹھکرایا، ان سے عداوت کی، ان کا مذاق اڑایا، ان کی مخالفت میں سینے تان کر کھڑے ہو گئے۔ اللہ رب العزت کے ان برگزیدہ بندوں کی مخالفت کرتے ہوئے ان کو قتل کرنے تک جیسے کبیرہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے۔ اللہ رب العزت کی طرف سے نازل کردہ مقدس کتابوں اور ان کی تعلیمات میں تحریف جیسا گھناؤنا کام کیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی اس مقدس مالہا کو مکمل کرنے کے لئے جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری موتی بنا کر مبعوث فرمایا تو سابق امتوں کے لوگوں نے آپ ﷺ کی مخالفت میں اپنی ساری کاوشیں صرف کر دیں۔ اسلام کے ابھرتے ہوئے سورج سے خائف ہونے لگے۔ اپنی انا کے ہاتھوں مجبور ہو کر اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے کی سازشیں کرنے لگے۔ اسلام الہامی مذہب ہے۔ اس کی ترقی اللہ رب العزت کی طرف سے مقدر تھی۔ یہ مذہب ان انسانی سازشوں سے ختم ہونے والا کب تھا! اسلام کی ترقی، اسلام کے پھیلاؤ اور اسلام کے ماننے والوں کی

8 - ندوی، سید ابوالحسن علی، اسلامی تہذیب و ثقافت، ص 61، اسلام آباد، دعوت اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی

بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے جلنے لگے۔ اسلام نے ان کے کچھ سابق جرموں سے پردہ اٹھایا تو اس نے جلے پر تیل چھڑکنے والا کام کیا۔ اس کی وجہ سے اسلام کو اپنا دشمن ماننے لگے۔ جب اسلام کو ختم کرنا ان کے لئے ناممکن ثابت ہوا تو انہوں نے اپنی بھڑاس نکالنے کے لئے اسلامی تعلیمات کو اپنا نشانہ بنایا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اسلام سے دشمنی میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اسلام دشمنی میں مغرب سب سے آگے رہا ہے۔ اسلام کا مکروہ چہرہ بنا کر اس کی تعلیمات کو الٹا پیش کر کے لوگوں کے دلوں میں اسلام اور اہل اسلام کے لئے نفرت پیدا کرنے کا پروپیگنڈا کیا جانے لگا۔ اسلام کو دہشت گردوں کا گروپ اور اسلام کو ماننے والوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کا منصوبہ بنا کر کام کرنا شروع کیا۔

اسلام کی غلط تشریح کر کے اس کو بھیانک بنا کر پیش کیا جانے لگا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ اسلام کی اصل تعلیمات سے ناواقف تھے وہ اسلام اور اہل اسلام سے خوف کھانے لگے اور اسلام اور اہل اسلام کو بہت برا سمجھنے لگے۔ اسلام اور اہل اسلام سے نفرت کرنے، خوف کھانے اور کراہت دلانے کے لئے اسلاموفوبیا کی اصطلاح استعمال کی جانے لگی۔⁹ مغرب نے اسلاموفوبیا کے لئے ذرائع ابلاغ کو خوب استعمال کیا ہے۔ مغرب میں اسلاموفوبیا کی اصطلاح کا عام استعمال 11 ستمبر 2001ء کے واقعے کے بعد امریکا میں عام استعمال ہونے لگا۔

یورپ میں اسلاموفوبیا پر باقاعدہ منصوبہ بنا کر اس پر کام کیا جانے لگا۔ جس کی وجہ سے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ خود سادہ مسلمان یا وہ مسلمان جو اسلامی تعلیمات سے ناواقف تھے اسلام سے نفرت کرنے لگے اور مسلمانوں کو دہشت گرد مانتے ہوئے وحشی سمجھنے لگے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کے قلوب زخمی ہوئے اور اسلام پر تنقیدوں کے حملے ہونے لگے۔

اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع

اسلام اور اہل اسلام سے دشمنی تو اسلام کی ابتدا سے ہی چلی آرہی ہے۔ ماضی کے مقابلے میں آج کل اس دشمنی کو بڑے پیمانے پر نبھایا جا رہا ہے۔ مغرب کے غیر مسلموں کی اس پروپیگنڈا میں ہماری اسلامی

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

مملکت خداداد پاکستان کے کچھ لوگ بھی شامل ہو چکے ہیں۔ اسلاموفوبیا کی تشہیر کو بڑے پیمانے پر سرانجام دینے میں میڈیا کا ہاتھ ہے۔ اس میں میڈیا کی ساری اقسام شامل ہیں۔ مغربی میڈیا کے ساتھ ہمارے مشرقی میڈیا بھی جان بوجھ کر یا بے خبری میں شامل ہو چکا ہے۔ ہمارا میڈیا جس میں الیکٹرانک میڈیا خاص طور پر بڑا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا پر مغربی، ہندوستانی اور پاکستانی فلمیں نشر کی جاتی ہیں، ہندوستانی اور پاکستانی ڈرامے نشر کئے جاتے ہیں۔ مغربی اور ہندوستانی فلموں میں مسلمانوں کو ہی دہشت گرد بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ہر جرم کا قصور وار مسلمانوں کو ہی ٹھہرایا جاتا ہے۔ اہل مدارس کو دوسرے مذاہب کا سب سے بڑا دشمن دکھایا جاتا ہے۔ ہر حملے، بم دھماکے اور قتل کا ذمہ دار مسلمانوں کو ہی بتایا جاتا ہے۔ اسلاموفوبیا میں سب سے بڑا کردار میڈیا نے اسلام کا غلط تصور پیش کر کے ادا کیا ہے۔ مختلف ٹی وی چینلز پر ایسے ڈرامے دکھائے جاتے ہیں جن میں دینی مسائل کا ایسا حل دکھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسلام کو ایک عجیب و غریب مذہب سمجھا جاتا ہے۔ دینی مسائل کا حل اسلامی تعلیمات کے برعکس دکھایا جاتا ہے یا اسلامی تعلیمات کو توڑ موڑ کر پیش کرنے کی وجہ سے لوگ اسلام کو دوسرے مذاہب کے مقابلے میں کم تر مذہب سمجھنے لگتے ہیں۔ ہمارے پاکستانی ڈراموں میں بھی اسلامی تعلیمات کے برعکس مسائل کی تشہیر کی جاتی ہے۔

مسلمان میڈیا بھی مغرب کی اندھی تقلید میں اس قدر محو ہو گیا ہے کہ اللہ رب العزت کے احکامات سے بھی کھلم کھلا بغاوت کرنے پر اتر آیا ہے۔ اس کو حق و باطل اور سچ اور جھوٹ کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ کبھی ایسے پروگرام بھی نشر کئے جاتے ہیں جن کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو مسخ کر کے پیش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنے عقلی دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ علماء کرام ان کی اس جرئت کا جواب دینا لازمی نہیں سمجھتے، جس کی وجہ سے عوام ان ہی دلائل پر اعتماد کر کے اسلام سے دوری اختیار کرنے لگتا ہے۔ عوام ان کے عقلی دلائل کو مضبوط اور کافی سمجھتے ہوئے تالیاں بجا کر اور واہ واہ کر کے داد دیتا ہے۔ اس طرح عوام بھی گمراہ ہوتا ہے اور اسلام سے بدظن ہوتا ہے۔ نتیجے میں علماء کرام کی نصائح اور مواعظ کی محض لفاظی سمجھ کر ان کے خلاف وہ ہی غلط دلائل پیش کر کے اپنے گمان میں خود کو صحیح ثابت کر کے اسلام کو غلط سمجھ کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ لوگ اسلام کو پابندی والا مذہب سمجھ کر اس سے بغاوت کرنے کی جسارت کرتے ہیں اور اسلام کی پابندیوں کو قبول کرنا تو دور کی بات ہے الٹا ان حدود کو مسلمانوں کی خود ساختہ

پابندیاں سمجھ کر اور اسلام کو متشدد مذہب سمجھتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ وہ قرآن و شریعت کے خلاف اعلانیہ بغاوت کرتے ہیں۔

میڈیا ڈراموں، فلموں اور پروگراموں کے ذریعے مسلمانوں کی ملی اور دینی غیرت پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اسلام اور اہل اسلام کو متشدد پیش کر کے، دنیا کے سامنے اسلام اور اسلامی تعلیمات کو بھیانک روپ میں پیش کر کے اپنا غصہ نکالتا اور دشمنی کو پورا کرتا ہے۔ مشرق کا میڈیا پیسوں کی لالچ اور مغرب کے میڈیا کی تقلید میں مسلمانوں کے مذہب، شریعت، حمیت، غیرت، عفت، عصمت، دیانت، ایمانداری، شرافت، سچائی، شرم، حیا، رسم، رواج، تہذیب اور تمدن کو داغدار بنا کر مسلمانوں کو بدنام کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑتا۔ اس کے ساتھ میڈیا ایک بہت بڑی جسارت یہ بھی کرتا ہے کہ وہ مذہبی تاریخ کو فلموں یا ڈراموں کی صورت میں مسلمانوں کو یہ باور کراتے ہوئے کہ وہ مسلمانوں کی تاریخ کو فلمائیز کر کے دینی معلومات فراہم کرنے کی خدمت سرانجام دیتا ہے۔ مسلمانوں کی مقدس شخصیات کی زندگیوں پر مشتمل فلمیں اور ڈرامے بنا کر نشر کرتا ہے۔ ان فلموں اور ڈراموں سے مسلمانوں کو یہ سمجھا کر تسلی دی جاتی ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ کو وڈیو کی شکل میں پیش کرنے سے عوام آسانی سے ان مقدس مقامات کی تشبیہات دیکھ کر ان شخصیات کے ان ادوار کے احوال کو آسانی سے سمجھ کر معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ یہ مسلمانوں کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ کچھ مغرب سے مرعوب زدہ نام نہاد مولوی صاحبان سے ایسی فلموں اور ڈراموں کی حمایت میں فتویٰ لے کر عام کیا جاتا ہے۔ جس سے عوام یہ سمجھنے کی غلطی کر بیٹھتا ہے کہ ہمارے علماء کرام اور مفتیان کرام بھی اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ لہذا ایسی فلمیں بنانا اور ان کو دیکھنا جائز ہے۔ پھر ان فلموں یا ڈراموں میں جو کچھ بھی دکھایا جاتا ہے، عوام اس کو سچ سمجھ کر قبول کر لیتا ہے۔ ایسی فلموں اور ڈراموں کے پیچھے ان کے مذموم مقاصد سے عوام بے خبر رہتا ہے۔ ان فلموں اور ڈراموں میں جو خرابیاں ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں۔

مقدس شخصیات کی تشبیہات پیش کرنا: مسلمانوں کی جن مقدس شخصیات کے احوال اور حیات پر ایسی فلمیں یا ڈرامے بنائے جاتے ہیں ان میں مسلمانوں کے کمانڈر، اولیاء کرام رحمہم اللہ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور انبیاء کرام علیہم السلام شامل ہیں۔ ہم جب اسلامی تاریخ کو پڑھتے ہیں یا انبیاء کرام علیہم السلام کے قصص پڑھتے ہیں، احادیث کی کتب پڑھتے ہیں یا سیرت رسول ﷺ کو پڑھتے ہیں، تو جن شخصیات

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

کے بارے میں پڑھتے ہیں تو ان مقدس شخصیات کے تصوراتی خاکے ہمارے ذہنوں میں بن جاتے ہیں۔ جب ایسی فلمیں یا ڈرامے دیکھتے ہیں تو ہمارے ذہنوں میں بنے ہوئے تصوراتی خاکے ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ ایسی فلموں یا ڈراموں میں ان مقدس شخصیات کے کردار ادا کرنے والے اشخاص کی صورتیں ذہن نشین ہو جاتی ہیں۔ ان فلموں یا ڈراموں کو دیکھنے کے بعد پھر جب بھی ان مقدس ہستیوں کے بارے میں کبھی کچھ پڑھتے ہیں یا جب بھی ان کا ذکر کرتے یا سنتے ہیں تو وہ پہلے والا تصوراتی خاکے کبھی بھی ہمارے ذہن میں نہیں آتے بلکہ اس کی جگہ اس ایکٹر کا ہی چہرہ ہمارے ذہن میں آتا ہے جس نے ایسی فلموں یا ڈراموں میں کردار ادا کیا ہوا ہوتا ہے۔ مطلب کے ان مقدس ہستیوں کے تصوراتی خاکوں کی جگہ ان ایکٹرز کے چہرے ہی ہمیں ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خرابی ہے جس کی وجہ سے ہمارے ذہن منتشر ہو جاتے ہیں۔

مقدس مقامات کی تشبیہات: اس دور کے حالات کو دکھانے کے لئے مسلمانوں کے مقدس مقامات کی تشبیہات بنا کر دکھائی جاتی ہیں۔ فلمی سیٹ پر جس طرح ڈائریکٹرز چاہتے ہیں اپنی مرضی کے مطابق مسلمانوں کے مقدس مقامات کی تشبیہات بنا کر دکھاتے ہیں۔

حقائق کو توڑ کر پیش کرنا: ایسی فلموں اور ڈراموں کی جو سب سے بڑی خرابی ہے وہ یہ ہے کہ ایسی فلموں اور ڈراموں کے ڈائریکٹرز یا رائیٹرز جس طرح چاہیں اپنی مرضی کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ ایسی فلموں یا ڈراموں میں اکثر حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ کبھی تو حقائق کے بالکل برعکس جھوٹ اور اپنی مرضی کے مطابق ان مقدس ہستیوں کے احوال اور حقائق کو تبدیل کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ایسی فلموں میں "The innocence of Muslims", "The Message" ایسی فلمیں ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر بنائی گئیں ہیں۔ "The innocence of Muslims" میں تو ناقابل برداشت باتیں پیش کی گئی ہیں۔ اس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا کردار دکھایا گیا ہے جس کے بارے میں کوئی باشعور انسان تصور کرنے کی بھی جسارت نہیں کر سکتا۔ اس میں حقائق کے بالکل خلاف فلم بنا کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کو بالکل تیخ دکھایا گیا ہے۔ مسلمانوں کو بالکل بیوقوف اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ بہت زیادہ گرے ہوئے کردار والا پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح سابق انبیاء کرام علیہم السلام جن میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام،

حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسری کئی مقدس ہستیوں کی حیات مبارکہ پر فلمیں اور ڈرامے بنائے گئے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کے متفقہ حقائق کو توڑ موڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ بہت کچھ اسلامی تاریخ و تعلیم کے برعکس دکھایا گیا ہے۔ میڈیا کی ایسی جسارت پر مسلمانوں نے آواز اٹھائی، احتجاج کئے۔ جس کی وجہ سے کچھ وقت کے لئے ایسی فلموں پر مسلم ممالک میں تو پابندی لگائی گئی مگر جیسے ہی مسلمانوں کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو پھر ان کو یوٹیوب اور مختلف ویب سائٹس پر رکھا گیا۔ جس کی وجہ سے ہر عام و خاص کی ان تک رسائی آسان ہو گئی۔

تاریخ کا رخ موڑنے کی کوشش: مسلمانوں کی دل آزاری میں ایسی فلموں اور ڈراموں کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔ دین کا کم علم رکھنے والے لوگ یا دین سے عناد رکھنے والے لوگ اپنی مرضی کے مطابق ایسی فلموں اور ڈراموں کے ذریعے مسلمانوں کی تاریخ کو پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسے عوام مسلمانوں کی تاریخ کا کم علم رکھتا ہے یا ان کو مسلمانوں کی تاریخ کا علم ہی نہیں ہوتا وہ ان فلموں اور ڈراموں کے ذریعے بتائی ہوئی تاریخ کو ہی سچ سمجھ کر یقین کر لیتا ہے۔ اس وجہ سے مسلمانوں کی تاریخ کو فلم ساز یا ڈرامہ نگار اپنی منشا کے مطابق رخ دے دیتے ہیں۔

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع

مغرب شروع ہی سے اسلام اور اہل اسلام کو اپنے نشانے پر رکھتا ہوا آیا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں سے اپنی نفرت کا اظہار وقتاً فوقتاً مختلف پروپیگنڈا سے کرتا ہوا آیا ہے۔ آج کے اس جدید سائنسی دور میں ابلاغ کے سارے ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے اسلاموفوبیا کی تشہیر کرتا رہتا ہے۔ مغرب ٹیکنالوجی میں ترقی کرنے کے ساتھ اس کا بہت زیادہ استعمال بھی کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی کو ہتھیار بنا کر مسلمانوں کی دل آزاری بھی کرتا رہتا ہے۔ 9-11 کے واقعے کے بعد تو جیسے کھلم کھلا اسلام دشمنی پر اتر آیا ہے۔ مشرق میں بھی مغرب زدہ مسلم و غیر مسلم کو اپنا ہم خیال اور ساتھی بنا کر اس پروگرام میں شامل کر چکا ہے۔ مغرب اسلام پر اپنا غصہ اتارنے کے لئے مختلف اوقات میں مختلف طریقوں سے مسلمانوں کی دل آزاری کرتا رہتا ہے۔ کبھی قرآن مجید کی توہین کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کبھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

کے خاکے بنا کر اور ان کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مسلمانوں کو جب ایسی حرکتوں سے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ مشتعل ہو کر احتجاج کرنے لگتے ہیں۔ اس کو آزادی اظہار رائے کا حق بتا کر اپنی مذموم پروپیگنڈا کو جائز قرار دینے کی جسارت بھی کرتا ہے۔ جب مسلمانوں کو زیادہ مشتعل دیکھتا ہے تو ان کو بھی اپنے پیغمبر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں ایسا کرنے کا کہتا ہے۔ کیوں کہ وہ ایسا کرنے کو جائز سمجھتا ہے اور یہ بات خوب جانتا ہے کہ مسلمان موت کو قبول کر سکتا ہے مگر کسی بھی نبی یا رسول کے شان میں گستاخی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جب ایسی حرکات سے مسلمانوں کو مجروح کر کے مسلمانوں کو بہت زیادہ غصے میں دیکھتا ہے تو کوئی دوسرا مسئلہ بنا کر سب کی توجہ اس کی طرف مبذول کروا لیتا ہے۔ میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کو بھیانک روپ میں اور وحشی صفت انسانوں کے روپ میں پیش کرتا ہے۔ مغرب اپنی ان سازشوں سے مسلمانوں کو تکلیف دیتا رہتا ہے۔ پرنٹ میڈیا ہو یا الیکٹرانک میڈیا ہو ہر طرف اسلام اور اہل اسلام کو داغدار بنانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ پرنٹ میڈیا کے ذریعے تو بین آمیز مواد شائع کرتا ہے۔ اس کے ساتھ مستشرقین جو اسلام سے محبت کا ڈھونگ رچا کر حقائق کی کھوج کا دعویٰ کر کے اسلامی تعلیمات پر انگلی اٹھاتے ہیں۔ میٹھا زہر مسلمانوں کو پلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی قرآن مجید کو نشانہ بنا کر اس پر اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جب وہاں سے مایوسی ملتی ہے تو احادیث رسول پر حملہ کرتے ہیں۔ جب وہاں سے بھی منہ کی کھانی پڑتی ہے تو سیرت النبی، فقہ اور دوسرے اسلامی علوم پر اپنا لوہا آزمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مستشرقین کے ایسے حملوں کا جواب علماء ربانین کی طرف سے دیئے جانے کے بعد وہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔

CNN

یہ ایک ملٹی نیشنل خبروں پر مشتمل امریکی ٹیلی ویژن چینل ہے۔¹⁰ اس چینل نے الیکٹرانک میڈیا میں اپنی حیثیت منوائی ہے۔ عوام اس پر نشر ہونے والے پروگراموں، خبروں، تبصروں اور رپورٹنگ کو بہت زیادہ مستند اور حقائق پر مبنی سمجھتا ہے۔ اس چینل کو کامیاب بنانے کے لئے جن ماہرین کی خدمات کو لیا جاتا ہے

وہ اسلام اور اہل اسلام سے تعصب رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ان کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں صحیح حقائق کا علم نہیں ہوتا۔ یہ لوگ تبصرہ کرنے اور باتوں کا رخ موڑنے میں کافی مہارت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اسلام دشمنی اور تعصب کو پورا کرنے کے لئے اسکرین پر آکر دیکھنے والوں کو اپنی باتوں کا گرویدہ بناتے ہیں۔

مغرب الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اسلام پر حملہ کرتا ہے۔ ٹی وی کے ذریعے اسلامی تاریخ، مقدس مقامات، تہذیب، تمدن اور اسلامی مقدس شخصیات پر مبنی فلمیں انٹرنیٹ کو استعمال کرتے ہوئے ویڈیوز اور ڈاکیومنٹریز کی صورت میں اپلوڈ کی جاتی ہیں۔ جن کے ذریعے وہ اسلام اور اہل اسلام کی اپنی مرضی کے مطابق تشریح کرتے ہیں۔ ہر فلم یا ڈرامے میں مسلمانوں کا منفی کردار پیش کر کے مسلمانوں کو دہشت گرد اور اسلام کو دہشت گردوں کا مذہب بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ میڈیا کی ساری اقسام کی اسلام دشمنی کے لئے استعمال کرنا مغرب کا شیوہ رہا ہے۔

مغرب میں اسلاموفوبیا کو فروغ دیا جانے لگا ہے۔ اس کی وجہ سے لاکھوں کروڑوں لوگوں کی سوچ اور رویہ تبدیل ہو چکا ہے۔ اس سازش کے تحت وہ لوگ مسلمانوں کو دشمن کی ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو انسانیت کے دشمن اور درندہ صفت سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ ان کا رویہ تبدیل ہو چکا ہے۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی کوئی بھی کیسا بھی ناگزیر واقعہ رونما ہوتا ہے تو پوری دنیا کی میڈیا خاص کر مغرب کا میڈیا اس واقعے کو مسلمانوں کی طرف منسوب کر کے لوگوں میں اسلاموفوبیا کے جذبات کو بھڑکاتا ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں رونما ہونے والے واقعات کو بھی اسلاموفوبیا کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اس کا رد عمل یہ نکلتا ہے کہ لوگ مسلمانوں کو حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کر کے ان کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمان عورتوں کو رسوا کرتے ہیں، ان کے حجاب اتار کر ان کو پیٹا جاتا ہے، مسلمانوں کی عبادت میں خلل ڈالا جاتا ہے، مساجد پر حملے ہوتے ہیں، مسلمانوں کو جگہ جگہ تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے، اسلامی شعائر کی بے حرمتی کی جاتی ہے وغیرہ جیسی گھٹیا حرکتیں مسلمانوں کو سہنی پڑتی ہیں۔ مغرب کے میڈیا نے اسلام کا دوسرا نام دہشت گردی پیش کر کے عوام میں عام کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام اسلام کو دہشت گردی سے ہی منسوب کرتا ہے۔ مغرب کے میڈیا نے اسلاموفوبیا میں اپنا ایسا کردار ادا

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

کیا ہے جس کے نتیجے میں مغربی معاشروں میں مقیم مسلمان زوال پذیر ہو رہے ہیں۔ وہ عدم تحفظ کا شکار بنتے جا رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی وہاں کے عوام کے دلوں میں تعصب اور عناد ہی پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر ذہنی ٹارچر کیا جاتا ہے۔

مغربی میڈیا مسلمانوں سے اپنی دشمنی دل کھول کر نکالتا رہتا ہے۔ اسلاموفوبیا کو فروغ دینے کے لئے منفی پروپیگنڈا اس کا شیوہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے گھٹیا الفاظ استعمال کرنا اور غلط بیانی کرنا بھی ان کے منصوبوں میں شامل ہے۔ مغربی ابلاغ ذرائع کو اپنے حکمرانوں کی پشت پناہی بھی حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بنا کسی خوف کے اسلاموفوبیا کی سرعام تشہیر کرتا رہتا ہے۔ اس کا مقصد بس مسلمانوں کی ہی بدنامی کرنا ہوتا ہے۔ مغربی میڈیا مسلمانوں کی امریکہ، مغرب بلکہ مسلمانوں کے علاوہ کا دشمن بنا کر عوام کو پیش کرتا رہتا ہے۔ مغربی میڈیا کی طرف سے اسلاموفوبیا کی تشہیر کرنے سے عوام مسلمانوں سے تو خوف کھانے لگا، ان سے نفرت کرنے لگا، مگر ساتھ میں مسلمانوں کے شعائر اور ان جیسی شبیہ والے جیسے سکھوں وغیرہ سے بھی نفرت کرنے لگا۔ مسلمانوں کو بدنام کرنے کے ساتھ مغرب کے میڈیانے اپنے ہی معاشروں میں خوف کا ماحول پیدا کر دیا جس کا ان کے اپنے سماجوں پر منفی اثر پڑا۔ اللہ رب العزت مسلمانوں کو انصاف کرنے، احسان کرنے، صلہ رحمی کا خیال رکھنے اور بے حیائی والے کاموں سے منع فرماتا ہے۔ قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَائِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿١١﴾"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قربت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

اسلام تو اپنے ماننے والوں کو پاکیزہ تعلیمات ہی دیتا ہے۔ مسلمان اللہ رب العزت کی طرف سے منزل کردہ الہامی احکامات کے مجموعے یعنی اسلام کو ماننے والے ہوتے ہیں۔ اسلام پاکیزہ تعلیم دے کر اچھا معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ اچھائی کو اپنانے اور برائی سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اسلام انسان کی فلاح و بہبود ہی

چاہتا ہے۔ اسلام کسی بھی صورت میں چاہے وہ مسلمان کے ساتھ ہو یا کسی غیر مسلم کے ساتھ کسی بھی قسم کا ظلم یا زیادتی کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ اسلام دوسرے مذاہب کا احترام کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو دوسرے مذاہب کا احترام کرنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

"لَا يَنْهَيْكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ لَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَ تُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ" ¹²

ترجمہ: "جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں لڑی اور تمہیں جلا وطن نہیں کیا ان کے ساتھ سلوک و احسان کرنے اور منصفانہ بھلے برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نہیں روکتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

اسلام سرپا رحمت کا دین ہے۔ اہل اسلام کو دوسری اقوام اور مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مساوات، رواداری، ہمدردی، فلاح، بہبود اور غم خواری کا معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسلم ممالک میں رہنے والے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ کسی بھی قسم کے ظلم و زیادتی کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ان کے ساتھ بھی مسلم رعایا ہی کی طرح برتاؤ کرنے کا حکم ہے۔ نہ تو کسی مسلمان کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ۔ اسلامی تعلیمات اچھائی پر مبنی ہوتی ہے۔

"عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ، قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: لَا تَقُلْ نَبِيٌّ، لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنَ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ، فَقَالَ لَهُمْ: "لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْشُوا فِي بَرِيٍّ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ، وَلَا تَسْخَرُوا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ، وَلَا تَوَلُّوا يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُودُ أَنْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ" فَقَبِلُوا بِدِيهِ وَرَجَلَيْهِ، وَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ: "فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي؟" قَالُوا:

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

إِنَّ دَاوُدَ دَعَا بِأَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ اتَّبَعْنَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا يَهُودُ
13-

ترجمہ: "حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس کے ساتھی نے اس سے کہا: اسے نبی نہ کہو۔ اگر اس نے تیری بات سن لی تو اس کی آنکھیں چار ہو جائیں گی۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے "نواضح آیات" کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے ان سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ کسی قابل احترام جان کو ناحق قتل نہ کرو۔ کسی بے گناہ شخص کو (ناحق سزا دلوانے کے لیے) صاحب اقتدار کے پاس نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو۔ سود نہ کھاؤ۔ کسی پاک دامن پر الزام نہ لگاؤ اور جنگ کے دن میدان جنگ سے نہ بھاگو۔ اور اے یہودیو! خاص تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ تم ہفتے کے دن (کی تعظیم) کے بارے میں (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) تجاوز نہ کرو۔" چنانچہ ان دونوں نے (یہ سن کر) آپ کے ہاتھ اور پاؤں چومے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا: "پھر تمہیں میرا متبع بننے سے کون سی چیز مانع ہے؟" انہوں نے کہا: حضرت داود ﷺ نے دعا فرمائی تھی کہ ہمیشہ نبی ان کی نسل سے آئے، نیز ہم ڈرتے ہیں کہ اگر ہم نے آپ کی پیروی کی تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے۔"

اسلام تو دوسری قوموں کے معزز آدمیوں کی عزت و تکریم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٍ، فَأَكْرَمُوهُ" 14-

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز آدمی آئے تو تم اس کا احترام کرو۔"

13 - نسائی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، سنن نسائی، جلد سوم، باب: جادو کا بیان، حدیث

نمبر 4083 -

14 - ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، سنن ابن ماجہ، جلد پنجم، باب: جب کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی عزت و تکریم

کرو، حدیث نمبر 3712 -

مسلمانوں ہی کی طرح دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی جان، مال، عزت و آبرو کا یکساں حق حاصل ہے۔ ان حقوق میں مسلمانوں کو کسی بھی قسم کی کوتاہی کرنے کی اجازت نہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی مسلمانوں ہی کی طرح سارے انسانی حقوق حاصل ہیں۔ مغرب والے اسلام سے دشمنی کی بنیاد پر اسلام کی من مانی تشریح کر کے اسلام کو بدنام کرتے ہیں اور لوگوں میں اسلامو فوبیا کو عام کرتے ہیں تو مسلمانوں کو دلی تکلیف پہنچتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کو منفی پیش کر کے مسلمانوں کو غصہ دلایا جاتا ہے۔ اسلام نے رواداری، مساوات اور اخوت کا درس دیا ہے، انسانیت کو اولیت بخشی ہے، انسانی خدمت کو ہی انسانی زندگی کا اصل معراج بتایا، انسانیت کی خدمت میں ہی نجات کا راستہ دکھایا، نرم مزاجی، عزت و اکرام اور احترام سے آپس میں محبت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔ ایسے الہامی مذاہب کی الٹ تشریح کر کے لوگوں کو متنفر کرنے سے مسلمانوں کو تکلیف دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو غصہ دلا کر بغاوت پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں کا غیر مسلمانوں کے ساتھ رویوں کی مثال پیش خدمت ہے۔

کفار مکہ

ادب و حیا کے پیکر انسانیت کی اعلیٰ ترین خوبیوں سے سچی ہوئی عظیم شخصیت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں اپنی نبوت کا اعلان کیا تو کفار مکہ اور مشرکین مکہ نے غصے کا اظہار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر ہر طرح کا ظلم و ستم کیا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کو اپنے خالق کا تعارف پیش کر کے اس کا پیغام دینا چاہا۔ اگر رسالت کے اس پیغام کو آج کے دور کے حساب سے دیکھا جائے تو اس پیغام کو آزادی اظہار رائے سمجھ کر اس کی مخالفت کی ضرورت نہ تھی۔ اگر دل مانتا تو قبول کر لیتے اور اگر دل نہ مانتا تو قبول نہ کرتے، اپنے کام سے کام رکھتے، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے راستے پر چھوڑ دیتے۔ مگر ایسا نہ کیا گیا۔ مخالفت میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جادو گر کہا تو کبھی کاہن، کبھی شاعر کہا تو کبھی مجنوں۔ صرف ایسا کہنے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کو ذہنی اور جسمانی اذیتیں دیں۔ طرح طرح کی تکالیف دیں، ہر طرح کے حربے استعمال کئے، کبھی پتھر مارے تو کبھی

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

سجدے کی حالت میں اونٹ کی اوچھڑی اوپر ڈالی،¹⁵ کبھی راستے میں کانٹے بچھائے تو کبھی قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔ تین سال کا عرصہ شعب ابی طالب میں محصور رکھ کر مکمل سوشل بائیکاٹ کیا۔ مکہ کے کفار اور مشرکین سے جتنا بن پڑا ظلم ڈھاتے رہے۔ انہوں نے ظلموں کی انتہا کر دی۔ آخر مجبور ہو کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ ہجرت کے بعد بھی مکہ کے مخالفین نے مدینہ میں سکون سے رہنے نہ دیا۔ آخر وہ وقت بھی آیا جب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ اس وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم جو فاتح مکہ کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہو رہے تھے کا داخلہ بھی قابل دید تھا۔ فاتح ہمیشہ مفتوح علاقے میں سراونچا کر کے داخل ہوتا ہے۔ مگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں فاتح بن کر داخل ہو رہے تھے تو اس وقت آپ کا سر مبارک جھکا ہوا تھا۔ کفار مکہ نے سمجھا کہ ان کے سارے مظالم اور اذیتوں کا بدلہ آج ان سے لیا جائے گا۔ اب ان کی خیر نہیں۔ مگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر مکہ کے کفار کو مخاطب ہو کر فرمایا: اے قریشیو! تم کو مجھ سے اس وقت کیا توقع ہے کہ میں تم سے کیسا سلوک کروں گا؟ اتنی تکالیف دینے والے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین کردار کے معترف تھے اور اس وقت بھی پر امید تھے کہ جو ہمیشہ اعلیٰ کردار کا مالک رہا ہے وہ ابھی بھی بہترین کردار ہی ادا کرے گا۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اچھی ہی امید رکھتے ہیں۔ آپ کریم النفس ہیں اور شریف بھائی ہیں اور آپ کریم النفس اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔ یہ سن کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم سے وہی کہتا ہوں جو (حضرت) یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔¹⁶ فتح مکہ کے دن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عام اعلان

15 - ابن کثیر، حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر، تاریخ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ کا اردو ترجمہ، ج 3، ص 71، اشاعت

اول، کراچی، نفیس اکیڈمی 1987 -

16 - محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، رسول اکرم ﷺ کی سیاسی زندگی، ص 105، لاہور، آر آر پرنٹرز 2016 -

فرمایا تھا کہ: نہ کسی زخمی کو مارا جائے، نہ کسی بھاگتے ہوئے کا پیچھا کیا جائے، نہ کسی قیدی کو قتل کیا جائے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے اپنے گھر ہی میں بیٹھ جائے وہ بھی امن میں ہو گا۔¹⁷

صاحب شریعت ﷺ کا ایسا رحم و کرم پر مبنی کردار تھا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔ ایسے رحمت للعالمین پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار اور سیرت پر بھی مغرب اسلاموفوبیا کے طریقے سے حملہ آور ہوتا ہے۔ یہ اسلام اور اہل اسلام سے بغض اور عداوت کا ہی نتیجہ ہے۔

یہودی

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے بہت پہلے سے ہی یہودیوں کے مختلف قبائل مدینہ کے اطراف میں آباد تھے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے شروع والے ایام میں یہودی خاموش اور غیر جانبدار رہے۔ مگر بعد میں وہ بھی اسلام اور اہل اسلام سے دشمنی پر اتر آئے۔ مسلمانوں کو نقصان دینے کے لئے خفیہ سازشیں کرنے لگے۔ مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کی کوشش کی، مسلمانوں میں بغاوت کروانے کی سازشیں کیں۔ پیغمبر اسلام کو زہر دے کر قتل کرنے تک کا منصوبہ بنایا۔ مگر رحمت کے ابر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی ان کے ساتھ مثالی حسن سلوک کیا۔ یہودی الہامی مذہب کے پیروکار تھے اور الہامی احکامات کے دعویدار تھے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد اطراف کے یہودیوں سے معاہدہ کیا تاکہ آپس میں خوش گو اور تعلقات رہیں، امن کی فضا قائم ہو، آپس میں رواداری والا سلوک ہو اور مشکلات میں ایک دوسرے کی امداد کر سکیں۔ یہودیوں سے جو معاہدہ ہوا تھا وہ کچھ اس طرح تھا۔

سب یہودیوں کو شہریت کے وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اسلام سے پہلے ان کو حاصل ہوا کرتے تھے۔ آپس میں دوستانہ تعلقات رکھیں گے۔ اگر کوئی مسلمان مدینے کے کسی شخص کے ہاتھوں مارا جائے گا تو اس کا قصاص لیا جائے گا۔ خون بہا لیا جائے گا۔ مدینے کا کوئی شخص کوئی سنگین جرم کرے گا تو اس کے جرم کی

17 - بلاذری، احمد بن یحییٰ بن جابر الشہیر، فتوح البلدان، اردو ترجمہ: سید ابوالخیر مودودی، ص 77، لاہور، علی فرید

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

سزا کو اس کے اہل و عیال پر نافذ نہ کیا جائے گا بلکہ وہ اس جرم سے لا تعلق ہوں گے۔ جب ضرورت پڑی تو مسلمان اور یہودی ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ مسلمان اور یہودی ایک دوسرے کے حلیف ہیں اور ایک فریق دوسرے فریق سے حلف کی خلاف ورزی نہ کرے گا۔ مظلوم چاہے کسی بھی قوم کا ہو مگر اس کی مدد کی جائے گی۔ اگر یہودیوں پر کوئی باہر والا دشمن حملہ کرے گا تو مسلمان یہودیوں کی مدد کریں گے۔ یہودیوں کو ان کی مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ مسلمانوں کا فرد کوئی ظلم کرے گا تو مسلمان خود ہی اس کو سزا دیں گے۔ ایسے یہودی جن کا تعلق بنی عوف سے ہے وہ مسلمانوں میں ہی شمار کئے جائیں گے۔ یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان جب بھی کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو گا تو اس خصم کا فیصلہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کریں گے۔ یہ معاہدہ کبھی بھی کسی بھی ظالم یا فاسق کی جانبداری نہیں کرے گا۔

مذکورہ معاہدے کے نقاط سے اسلام کی طرف سے یہودیوں کے ساتھ فیاض دلی اور انصاف والے رویہ کے ساتھ یہودیوں کو مساوی حقوق دئے جانے سے صاف پتا چلتا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ہمیشہ اس معاہدے کی پاسداری کرتے رہے مگر یہودیوں نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی اور مشرکین مکہ کی مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ نصرت کی اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔

عیسائی

عیسائیوں کے ساتھ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ قابل تعریف رہا۔ نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا تھا۔ ان کے ساتھ جو معاہدہ ہوا اس میں یہ باتیں شامل تھیں۔

عیسائیوں کو جان کی امان حاصل ہوگی۔ ان کی غیر منقولہ املاک اور اموال ان ہی کے قبضے میں رہیں گی۔ ان کے مذہبی نظام کی کوئی رد و بدل نہ کی جائے گی۔ ان کے مذہبی پیشوا جن عہدوں پر فائز ہیں وہ ان ہی عہدوں پر برقرار رہیں گے۔ ان کے صلیبوں اور ان کی عورتوں کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ ان عیسائیوں کی کسی چیز پر قابض نہ ہوا جائے گا۔ عیسائیوں سے فوجی خدمت نہ لی جائے گی۔ ان سے ان کی پیداوار کا کوئی عشر بھی نہ لیا جائے گا۔ ان کے ممالک میں لشکر کشی نہ کی جائے گی۔ ان کو سود خوری کی اجازت نہ دی جائے گی۔ کسی شخص کے نہ کردہ گناہ کے بدلے میں گرفت نہ کی جائے گی۔ ان کو کسی قسم کی ظالمانہ زحمت نہ دی جائے گی۔

مسلمانوں نے عیسائیوں کو جو حقوق دیئے تھے ایسے حقوق تو ان کو شاید ان کی اپنی حکومت میں بھی حاصل نہ تھے۔

منافع

مدینہ منورہ میں رہنے والے لوگوں میں ایک جماعت ایسی بھی تھی جو بظاہر کلمہ پڑھ کر ایمان قبول کرنے کا دعویٰ کرتی تھی مگر ان کے دل ایمان اور یقین سے بالکل خالی تھے۔ اس جماعت میں شامل لوگ اسلام کے بڑھتے ہوئے اثرات کو دیکھتے ہوئے مسلمان ہونے کا ڈرامہ کر رہے تھے مگر اصل میں وہ مسلمانوں سے جلتے تھے، مسلمانوں سے حسد اور بغض رکھتے تھے۔ اس جماعت کا سرگنا عبید اللہ بن ابی سلول تھا۔ جس کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت کر کے لانے سے پہلے مدینہ کا حکمران بنانے کا پروگرام طے کیا جا رہا تھا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد یہ پروگرام ختم ہو گیا۔ عبد اللہ بن ابی سلول نے بظاہر تو اسلام قبول کر لیا مگر اندر سے کافر ہی رہا اور مسلمانوں کا کٹر دشمن بنا رہا۔ وہ اپنی جماعت کے لوگوں کو اعتماد میں لے کر مسلمانوں کی جماعت میں پھوٹ ڈالنے کی برابر سازشیں کرتا رہا۔ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے مشرکین مکہ اور مدینہ کے اطراف میں بسنے والے یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازشیں کرتا رہا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں بھی کرتا رہتا تھا۔ اتنی جسارت کے باوجود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ان کے ساتھ رواداری کا سلوک کرتے رہے۔ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی سلول جب فوت ہو گیا تو اس کا جنازہ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی پڑھایا اور عبد اللہ بن ابی سلول کے بیٹے جو پکا مسلمان تھا کی خواہش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جبہ مبارک رئیس المنافقین کے کفن کے لئے دے دیا۔ جو شخص اپنی جماعت سے مل کر ہمیشہ مسلمانوں کا دشمن ہی بنا رہا اور سازشیں کر کے اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر پھر بھی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان ان کے ساتھ اچھا سلوک ہی روا رکھتے آئے۔

اسلامی تعلیمات

اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے اور کیا طریقہ اختیار کیا جائے کی تعلیم دے کر مسلمانوں کے کردار کو دنیا کے سامنے واضح کر دیا ہے۔ ان کو دیکھنے سے مسلمانوں

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

کے کردار اور اسلامی تعلیمات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اسلام کا روشن سورج مکہ مکرمہ کی بنجر زمین پر جیسے ہی طلوع ہوا تو سب سے پہلے مکہ مکرمہ کے کفار اور مشرکین اسلام اور اہل اسلام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف محاذ بنالیا۔ مسلمانوں کو ہر طرح کی تکالیف دینے لگے۔ مسلمانوں کو اذیتیں دینے کے لئے سارے حربے آزمائے۔ مسلمانوں کا جینا مشکل بنا دیا۔ مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد وہاں کے منافقین اور یہودیوں نے اسلام اور مسلمانوں کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے سازشیں کیں۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے مشرکین، منافقین اور یہودیوں نے لشکر کشی کی۔ اس وقت مسلمانوں نے تلوار کا جواب تلوار سے دینے کا ارادہ کیا۔ اللہ رب العزت کی طرف سے مسلمانوں کو جہاد بالسیف کی اجازت ملی۔

"اِنَّ لِلَّذِيْنَ يُفْتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظَلَمُوْا ۚ وَّ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ﴿١٨﴾"

ترجمہ: "جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں بیشک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔"

مسلمانوں کو جہاد کی اجازت ظلم و زیادتی کا مقابلہ کرنے کے لئے دی گئی۔ جنگ کی حالت میں بھی اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ایسی عمدہ تعلیمات عطا کی ہیں جس کی مثال دنیا کے کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی۔ اسلام نے جنگ میں مسلمانوں کو پیش قدمی کرنے سے روکا ہے۔ مسلمانوں کو ظلم کرنے سے روکا ہے۔

"وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ عُدُوًّا ۙ وَ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصَلِّيْهِ نَارًا ۙ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى

اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾"

ترجمہ: "جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔ مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت اس وقت دی ہے جب فتنہ فساد بڑھ جائے۔"

"أَذِنَ لِلَّذِينَ يُفْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا ۖ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴿١٩﴾"

اسلام نے دشمن کے قاصدوں کو امن دیا ہے۔ اسلام نے مسلمانوں کو دشمن کی عورتوں، بچوں، معذوروں اور بوڑھوں کو مارنے سے بھی منع کیا ہے۔ اسلام نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کی عبادت گاہوں کو توڑنے اور ان کے مذہبی پیشواؤں اور عابد لوگوں کو بھی قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ مسلمانوں کو دشمن کی کاشت کو خراب کرنے، ان کے باغات کو اجاڑنے سے منع کیا ہے۔ مسلمانوں کو چوری، لوٹ مار، ڈاکا ڈالنے اور ناحق کسی سے مال چھیننے کو حرام قرار دیا ہے۔ ایسے غیر مسلم جو کسی معاہدہ کے تحت مسلمان ریاست کے طفیل رہتے ہیں کی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ مسلمانوں پر رکھا ہے۔ اسلام نے صرف مال غنیمت کی لالچ میں جہاد کرنے کو جائز نہیں بتایا۔ اسلام صرف مال غنیمت کی لالچ، لوٹ مار اور کسی قوم کو ذلیل و رسوا کرنے کی خاطر جنگ کرنے کی اجازت بالکل بھی نہیں دیتا۔²⁰

مسلمانوں کو اس بات کا پابند بنایا ہے کہ دشمن خود کو کمزور سمجھتے ہوئے امن کی درخواست کرے تو اس کو پناہ اور عافیت سے رکھیں۔ اسلام نے تو غیر مسلم جنگی قیدیوں کو بھی تکلیف دینے سے روکا ہے۔ اس طرح کی عمدہ تعلیمات کا درس دے کر اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دنیا کے دوسرے مذاہب سے ممتاز بنا رکھا ہے۔ جس مذہب کی ایسی تعلیم ہو اس مذہب کو اسلامو فوبیا کے ذریعے بدنام کرنا سوا عناد اور کم ظرفی کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

مغرب اسلام اور اہل اسلام کو اپنی ذاتی دشمنی کی وجہ سے بدنام کرنے پر اڑا ہوا ہے۔ اسلام تو عمدہ اور پاکیزہ تعلیمات دے کر پاکیزہ معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کو نیکی، فلاح، انصاف اور سچائی جیسی مدوح صفات سے سجا کر دھوکا، فریب، شرارت، ظلم، جبر، زیادتی، جھوٹ، بددیانتی، ملاوٹ، غلط بیانی، فحاشی،

20 - اسامی، مصطفیٰ، ڈاکٹر، اسلامی تہذیب کے چند درخشاں پہلو، ص 138، اردو ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی، لاہور،

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

عربانی، بدزبانی جیسی مذموم صفات سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ انسانیت کی خدمت کو عبادت کا درجہ دیتا ہے۔ عمدہ کردار چاہتا ہے۔ زندگی کے ہر موڑ پر ایمانداری اور سچائی کا طالب ہے۔ انسانوں کو تکلیف دینے کو حرام قرار دیتا تو جانوروں اور پرندوں وغیرہ پر بھی ذرہ برابر کا ظلم کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔

نتائج بحث

اسلاموفوبیا اصل میں غیر مسلم اقوام کی اسلام اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ دشمنی کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے سابق اقوام میں مبعوث ہونے والے انبیاء کرام علیہم السلام اور سماوی کتب کی تصدیق کی، ان کی سچائی کا اقرار کیا، ان کی عظمت کو بیان کیا، ان کا حق ہونا بتایا۔ اسلام کی ابتدا ہی سے باقی مذاہب اور ان کے ماننے والے اسلام کو اپنی من مانی، حکومت شاہی اور اپنی پسند کی تحریف کے لئے خطرہ سمجھا۔ اس وجہ سے اسلام سے نفرت کرنے لگے اور اسلام کو برا مذہب مشہور کرنے لگے۔ کسی بھی تہذیب یافتہ قوم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی انامیں آکر کسی دوسری قوم یا مذہب کی غلط تشریح کر کے اس کو بدنام کرے۔ مغرب اسلام دشمنی کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو الٹ پیش کر کے اسلام اور اہل اسلام کو دنیا کا برا مذہب، دہشتگردوں کا مذہب، وحشی اور خوفناک بنا کر پیش کرتا ہے۔ اسلام کے شعائر کی توہین کرنا، مسلمانوں پر برے الزامات لگا کر، مسلمانوں کو غیر تہذیب یافتہ، لڑاکو، ظالم اور ان جیسی مذموم صفات کا حامل ٹھہرا کر اس کی تشہیر کرتا ہے۔ مغرب کے اس رویے سے مغربی معاشروں میں رہنے والے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو بہت زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔ مسلمان مشتعل ہو جاتے ہیں، بلکہ ان کو جان بوجھ کر چھیڑا جاتا ہے کہ مسلمان تیش میں آئیں جس کے نتیجے میں کچھ مسلمان تنگ آکر بغاوت پر اتر آتے ہیں اور اپنا غصہ نکالنے کے لئے کوئی ناپسندیدہ عمل کر بیٹھتے ہیں۔ نتیجے میں معاشرے کا امن خراب ہوتا ہے۔ میڈیا اس عمل کو منفی رخ میں پیش کر کے مسلمانوں کی طرف سے شرارت کرنے میں پہل کرنے کا الزام بھی لگاتا ہے۔ مسلمانوں کو پوری دنیا میں بدنام کرنے کا پورا منظم اور مرتب پروگرام چلایا جا رہا ہے۔ اس مذموم حرکت میں غیر مسلم ممالک کے میڈیا کے ساتھ مغرب کا میڈیا صف اول میں کھڑا ہو کر اس کام کو اپنا حق، اپنا فرض، اظہار رائے کی آزادی اور آزاد خیالی کا نام دے کر اپنی دنیا و آخرت سنواری سمجھتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں سے اپنی دشمنی پوری کرتا ہے۔ ایسے مذموم عمل کرنے پر ان کو نہ تو کوئی روکتا ہے اور نہ ہی ان کو کسی کے آگے جوابدہ ہونے کی فکر ہی ہوتی

ہے۔ آج کے اس جدید سائنسی ترقی والے دور میں دوسرے مذاہب اسلام کو براہ مذہب مشہور کرنے اور اہل اسلام کو وحشی اور درندہ بنا کر دہشتگرد گروہ مشہور کرنے کے لئے سارے جدید ذرائع ابلاغ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے اپنا منفی پروپیگنڈا چند لمحوں میں ہی پوری دنیا میں مشتہر کرتے ہیں۔ آج کل مغرب کا میڈیا پوری دنیا کا رخ بدلنے والا شمار ہوتا ہے۔ دنیا کے دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ اپنے ملک میں رہنے والے مسلمانوں کا بھی دل توڑ کر معاشرے میں بگاڑ پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے وہاں پر رہنے والے سب غیر مسلم مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں اور ان سے خوف کھاتے ہیں۔ مغرب کا یہ عمل نہایت تشویش ناک ہے۔

سفارشات

1۔ اسلاموفوبیا اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پروپیگنڈا ہے۔ اس سے مسلمانوں کی بدنامی ہوتی ہے اور مسلمانوں میں غصہ پیدا ہوتا ہے۔ معاشرے کا امن جو کھے میں پڑنے کا قوی امکان ہے۔ لہذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

2۔ اسلاموفوبیا کا پروپیگنڈا پورا غلط تشریحات پر مبنی ہے۔ اسلامی تعلیمات کو الٹ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی الٹ تعبیر پیش کر کے اس کی الٹ ہی تشریح کی جاتی ہے۔ ایسا کرنے سے اسلام کا غلط تاثر قائم ہوتا ہے۔ جو سراسر جھوٹ پر مبنی ہوتا ہے۔ جھوٹ کی وجہ سے بہت سارے مسائل پیدا ہوتے ہیں جن کو ہادی جاتی ہے۔ اس سے بچنا لازمی ہے۔ کیوں کہ مذہب کا مسئلہ دنیا کا حساس ترین مسئلہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان ہر قدم اٹھانے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے حساس مسئلوں کو نہ چھیڑا جائے۔

3۔ اسلاموفوبیا کو لوگوں میں عام کرنے میں میڈیا جس میں خاص طور پر مغربی میڈیا کا بہت بڑا کردار ہے۔ اس کا اثر لے کر ہمارے مسلمان ممالک کی میڈیا بھی اسی پروپیگنڈا کا شکار ہو کر اس کا حصہ بن گیا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس کو پابند بنا کر مسلمانوں کو انتشار اور افتراق سے بچانے کی کوشش کرے۔

4۔ ہمارے دنیاوی علم کے حاملین حضرات دوسروں کی غلط تشریح کو سچ مان کر اسلامی تعلیمات کو غلط سمجھنے کی غلطی کر بیٹھتے ہیں، پھر دینی مسائل کو غلط ثابت کرنے پر بحث کرنے لگتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں

مغرب میں اسلاموفوبیا کی تشہیر کے ذرائع اور مسلمانوں کی دل آزاری کے اسباب

مسلمانوں میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنی چاہیئے۔ کسی بھی مسئلے میں شبہ ہو تو کسی مستند عالم کی طرف رجوع کیا جائے۔

5۔ مسلمان ممالک کی حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ملک میں نشر کئے جانے والے پروگراموں کی نگرانی کریں اور منفی اثرات والے پروگراموں پر پابندی لگائیں۔

6۔ مسلمان ممالک کے میڈیا کو چاہیئے کہ ان کے ذریعے نشر ہونے والے ڈراموں اور فلموں کو بنا تحقیق نشر نہ کیا جائے۔ ایسے ڈرامے اور فلمیں نشر نہ کی جائیں جن میں اسلاموفوبیا کو فروغ ملتا ہو۔ ایسا کرنے سے وہ بھی اسلام دشمن پروپیگنڈا کا حصہ بن جائیں گے۔

7۔ کچھ مخصوص لوگ یا کوئی خاص گروہ اگر کوئی ناشائستہ حرکت کر کے کسی جرم کا مرتکب بنتا ہے تو اس کو ان کا ہی عمل شمار کیا جائے تاکہ ان کی وجہ سے ساری مسلم قوم یا اسلام کو ہی قصور وار ٹھہرایا جائے۔ یہ ان کی اپنی سوچ اور عمل ہے۔ جس طرح دوسرے مذاہب کے لوگوں کے جرم کو ان لوگوں کی ہی طرف منسوب کیا جاتا ہے تاکہ ان کے مذہب کو، مسلمانوں کے بارے میں بھی یہ ہی طریقہ ہونا چاہیئے۔ اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے اور مسلمان علماء کرام اور اسکالرز اسلام اور اسلامی تعلیمات کی صفائی دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

8۔ علماء کرام کو چاہیئے کہ میڈیا کے ذریعے اسلاموفوبیا کو فروغ دینے والے مسائل کے اصل مقاصد اور ان کی وضاحت کریں تاکہ عوام اصل اسلامی تعلیمات کو جان کر ایسی پروپیگنڈا سے بچ سکیں۔